منشورِ محمدی

چو منشور ظلمت زد از نور چین | ز فضل خدا فخر خلق جہان شد | ہمہ عندیا ستہ پادر آمد | بکنج عدم بار بستور بشست | دمے گفت با گو بود صفحہ چین | عیاں از سر خاتم زر منور شد

نمبر ۲۲ | مطبوعہ ۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت | ہی حمد خدا قلم کی ملت
پائین اس نے جود و زبانین | بیکار نہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکھتا ہے جو یہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہی کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکھا سر لوحہ زبر جد | منشور رسالت محمد
صلعم اللہ علیہ وسلم پیمبر | صدقے جائے فصیح تجھ پر
آغاز نے تجھسے پایا انجام | انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تھا | رب کوئی زور پر نہین تھا
ای تجھپہ درود اور مقرر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہی تیرے ہی فیض سے از آغاز | منشور محمدی یہ ممتاز
پر چہ ہی اک عجیب تمثال | اب ختم ہوا ہے بارہوان سال
جوبن پر اس سے یہ جوانی | ہی لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ مہینہ مین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی | ظاہر ہے اسکی دلفریبی
کلمہ پڑتے ہین اسکا ہر آن | راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین سے روپر | نازان ہے بہت تری مدد پر
امت ہے ترے یہی ہی امید | رکھیگی عزیز اوس کو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے | ای مومنو ای نبی کے پیارے
دیکھو مرے مہتمم کی قسمت | حق نے اوسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل سے جو معین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہے نامی
سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہے تمکو قدر دانی
ہے تمکو ضرور گر ہو دیدار | دل ہیچکے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن | بلنا مرا مفت یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو | فوراً زر نقد پانچ بھیجو
زر پا کے بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا تمھے روانا
ہر عشرہ مین سال بھر تک آکر | حاصل مرا ہوگا تمکو دیدار

رسید زر

بشکوری تمام ان خیر خواہان اسلام کے نام درج ذیل کئے جاتے ہین جنہون نے ازراہ حمیت اسلام مبلغ روپیہ کرسے مطبع کی امداد فرمائی ۔

عالیجناب نواب صاحب بہادر والی خیرپور سندہ دام اقبالہ ۱۰۰ر

جناب میان صاحب تاجر ساکن شوله دام عنایته ۱۰۰ر

جناب محمد فیض طلب خانصاحب داروغه دام عنایته ۵ر

جناب منشی ارادت خانصاحب ساکن کراچی دام عنایته ۵ر

جناب سید اصغر حسین صاحب ساکن اوچہا دام عنایته ۵ر

جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب ساکن سمان دام کرمه ۵ر

جناب مولوی بقا حسین خانصاحب فیروزآباد دام عنایته ۵ر

جناب مولوی سید غلام مولی صاحب دام فیضه ۴ر

اعلان

اخبار منشور محمدی کے بارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع جرالاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ بحساب ۰ر جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ر ہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے نیم آنہ مین ۷ پرچے ان کے نام روانہ کئے جاوینگے ۔

اشتہار

تکمیل الادیان باحکام القرآن

طالبان حق کو مژدہ ہو کہ یہ کتاب جسکا نام ہمنے عنوان پر لکھا ہے چھپ کر طیار ہوگئی اسکی خوبی دیکھنے سے متعلق ہے اس عمدہ کتاب مین صرف اسلام کی خوبی اور حقیت ہی کو دکھایا نہین ہے بلکہ نہایت خوبی سے ثابت کردیا ہے کہ اسلام کو مذہب موسوی اور عیسوی سے بدرجہا فوقیت ہے اہل اسلام کو چاہیے کہ اس گوہر گرانمایہ کو ہاتون ہاتہ لین اور ایسی کتابون کو پشت پناہ سمجھین پادریون نے عجب عجب طور سے مکر و فریب کا دام پہیلایا ہے اور پُر تزویر تحریرین نہایت مطمع کی ہوی مشتہر کی ہین کہ بغیر ایسی کتابون کے دیکھے ہوے اونکا مطمع نہین کہل سکتا اوسکی خریدنے مین علاوہ تقویت ایمان کے اعانت اسلام بھی ہے کیونکہ اسکی قیمت سے اس نادر کتاب کا طبع کرانا مقصود ہے جسکا یہ ایک چھوٹا سا حصہ ہے ۔ چونکہ اہل ہمت مسلمانون سے استعانت مقصود ہے اسلئے اسکی قیمت ان سے عصر ر روپیہ ہے اور عیسائیون کے لئے ۸ر کیونکہ ان سے اعانت کی امید نہین ہے اگر کسی اہل ہمت نے کتاب مذکور کے طبع مین علحدہ ہمت فرمائی تو اوسکی قیمت نصف کردیجائیگی ۔ ۔

مرآۃ الیقین لاغلاط ہدایت المسلمین بھی موجود ہے جس سے پادری عمادالدین صاحب کی حقیقت واقعی اور پوری قلعی کہل جاتی ہے قیمت معہ محصول ۱ر ہے جو صاحب چاہین اس مشتہر سے طلب فرمائین ۔

جناب دبیر اخبار خیر خواہ اسلام اور دیگر حامیان اسلام کی خدمت مین عرض ہے کہ بنظر حمایت دین اس اشتہار کو بعینہ یا بطور اختصار اپنی اخبار صداقت آثار مین مکرر درج فرماکر اجر جزیل سے مستحق ہون

اور ایسے شخص کو ہرگز منت نہ کرین۔ فقط۔

المشتہر محمد ابراہیم عفی عنہ کانپور احاطہ کمال خان۔

کرمفرمائے نیازمندان جناب محمد شریف صاحب مخادم اشاعت
تسلیم۔ جناب عالی ہمارے شہر بمبئی کے مسجد جامع مین جتنے
کفار گذشتہ ماہ مین حاضر ہوکے دین باطل کو چھوڑ
دین حق قبول کئے ان کے اسمائے مبارک کی فہرست
مسجد موصوفہ کے دفتر رجسٹر سے نقل کرکے آپ کی
اخبار پرانوار مین شایع کرنیکی غرض سے خدمت شریف
مین روانہ کیا ہون آپ اس عاجز کی التماس کو قبول
کرکے دو جہان مین سرفرازی حاصل کرین اللہ
تعالیٰ ان کو توفیق نیک عنایت کرے آمین۔

مورخہ ۸ رشہر رجب المرجب سنہ ۱۳۰۱ھ روز یکشنبہ

نیازمند محمد اسماعیل مہمطولے

اسلامی نام	عبدالرحمن	مریم	مریم	نسیم
عمر	۲۵	۲۰	۱۹	۲۲
ذات	پارسی	دھنگر	مرہٹی	شیخ
وطن	بمبئی	کولابہ	ساتارہ	کلکتہ
ایام جہالت کے نام	رستم جی	رستم	رستم	نسیم
روز	شنبہ	جمعہ	شنبہ	شنبہ
تاریخ	۱	۷	۲۱	۲۸
ماہ	جمادی الثانی	شعبان	شعبان	شعبان
سنہ	۱۳۰۱ھ	شعبان	شعبان	شعبان

پادری ہیسٹی صاحب

اس ناظرین اخبار شکر ہے کہ ہندوستان سے دفع ہوئے
نے عین ہوسے۔ وہ پادری ہیسٹی صاحب جنہون
نے بہت عرصہ نہین ہوا نہایت وحشیانہ اور فاسد
حملہ ہندوستان کے مذاہب اور باشندون پر کیا
تہا ہم اس ناپاک رے کے دوبارہ بیان سے قطعی پرہیز
کرتے ہین اور شکر کرتے ہین اسکا کہ پادری صاحب
آخرکار ہندوستان سے رخصت ہوئے۔ مشرقی تعصب کا
خیال ہے کہ دودہ سے کلیان کرنے سے انسان فوراً
اپنے کئے کا عبرتناک پھل پالیتا ہے اور کیون نہ وہ
اسی خیال سے بیہودے دیوے کہ یہ سب شرمندگی بدنامی
اور مالی نقصان نہایت سخت اور کرخت پادری صاحب
بہادر کو اپنے کئے کا بدلا ہے افسوس کہ جن ہندوستانیون
سے نسبت صاحب بہادر کا یہ خیال تہا ان مین نوکر ہو
رہنا اونہون نے منظور کیا کہ جہان سے اب وہ بذریعہ
سرکاری حکم سے نعوذ سے سانہ خارج کئے گئے ہین

گرجا گہرون کا مقررہ عام

ہندوستان مین گرجا گہرون سے لئے جو تائید سرکار
گورنمنٹ سے مقرر ہے اوسکو موقوف کردینے کے
بارے مین سکرٹری آف اسٹیٹ نے ہند کی گورنمنٹ
کی رائے پوچھی تہی اسپر جو رپورٹ یہان سے گئی
اس مین نواب وائسرائے بہادر و سر الون بیرنگ اور
مسٹر البرٹ نے موقوفی کی تجویز دی لیکن باقی
سے ۵ رکن نے اسکے خلاف مین لکہا جب یہ کوائف
سکرٹری آف اسٹیٹ کے پاس پہنچے تو انہون کو اطمینان

کامل نہ ہوا اسلئے دوبارہ دریافت کئے ہین کہ دین کی اس مقدمہ مین نارضامندی کے وجوہات کیا ہین معلوم کرائے جاوین۔ اتفاق۔

پھر عیسوی ہونے کے لئے گورنمنٹ کی طمع

مخبر انسیمیان کو اک مراسلہ نویس نے تحریر کیا ہے کہ اوررڈ ناررڈنگ صاحب ماضی سوپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ ٹیلیگراف نے جو تین سال پیشتر دین اسلام قبول کرکے مسلمان ہوے تھے وہ پھر کلکتہ مین ممود ہوکر دین اسلام کا وعظ چوطرف کرنا شروع کئے ہین مراسلہ نویس صدر کا بیان ہے کہ یہ بات سماعت مین آئی ہے کہ گورنمنٹ نے صاحب صدر کو اسبات کی طمع تبلائی ہے کہ اگر دین اسلام سے باز آجاوین تو ان کو خدمت سابق پر بحال کر دینا ہوگا فی الحقیقت یہ بات سچی ہو تو یہ کیا عجب ماجرا ہے کہ خود گورنمنٹ نے اپنے ذاتی بہائیون کو خدمات کی طمع پر دین اسلام سے پھیرا چاہتے ہے یہ بات خلاف وزری قانون انگریزی ہے ایسی طمع پر لوگون کو دین حق سے پھیرنا گورنمنٹ کو شایان نہین۔ شمس۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقعۂ عبرت خیز

از مکافات عمل غافل مشو	گندم از گندم بروید جو ز جو
ہمین چنین گفتست پیر معنوی	ای برادر ہر چہ کاری بدروی

جس قدر آدمی قریب افعال شنیعہ کا ہوتا ہے اوسی قدر صفات حمیدہ اور رحمت جلیلۂ الہیہ سے دور اور قسی القلب ہو جاتا ہے رفتہ رفتہ جب منہیات وسیئات مین ربط وضبط پیدا کر لیتا ہے تو کفر وارتداد تک نوبت پہنچ جاتی ہے یہان تک کہ مقام خاص اسکا ابد الآباد تک اسفل السافلین قرار پاتا ہے یہ بات ایسی فی البدیہ ہے کہ حاجت دلائل و براہین کی نہین رکھتی اندک تامل و غور اور اپنی حالت پر نظر کرنے سے ہر ایک کم فہم بھی معلوم کر لے سکتا ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا اللہم اہدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ مجمع علوم اولین و آخرین مظہر عجائب و غرائب حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام اس مقام پر اہدنا کی ہدایت نظام فرماتے ہین کہ الدین والدنیا کالمشرق والمغرب فاذا قربت من احدہما بعدۃ من الآخرۃ ترجمہ دین و دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے مشرق و مغرب پس جتنا ایک طرف ان ہر دو اطراف سے نزدیک ہوگا تو دوسری طرف سے دور ہوتا جائیگا۔

حاصل یہ کہ جسقدر دنیا کی طرف توجہ ہوگی اوسی قدر دین سے علیحدگی ہوگی اور جس قدر دین کی رغبت ہوگی اوسی قدر دنیا سے نفرت ہوگی جیسا مشرق کو چلین تو مغرب چھوٹتا جائیگا اور مغرب کو چلین تو مشرق۔ پھر حضرت علیہ السلام ممدوح اس سے بھی فصیح ترین نکتہ بیان فرماتے ہین کہ الدنیا کالظل فاذا سعیت الیہ یہرب منک وان ہربت منہ یسعی الیک ترجمہ دنیا کی مثل سایہ کی سی ہے اگر تو دوڑے اس

سایہ کی طرف تو وہ بھاگیگا تجھسے اور اگر تو بھاگے اس
سے تو وہ دوڑیگا طرف تیرے۔ حاصل یہ کہ طالب دنیا
طلب دنیا مین ہی محروم رہتا ہے اور طالب دین کی
دنیا خود تمنا کرتی ہے مصرعہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال
صنم نہ آیدبرتے ہوے نہ اد دربرکے ہوے۔

اب یہان سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا کیا چیز ہے۔
اور اوسکی صفت کیا ہے تو اوس کے جواب مین طالب
حق نے بیان کیا ہے کہ دنیا وہ ہی کہ جو راہ حق مین
سد راہ ہوکر طلب حق سے انسان کو روک دیتی ہی
چنانچہ حضرت مولوی معنوی قدس سرہ اسکا مفصل
بیان فرماتے ہین سہ چیست دنیا از خدا غافل بودن
نی قماش و نقرہ و فرزند و زن۔ دین کی حصول سے
حیات ابدی حاصل ہوتی ہے اور دنیا کو مطلق ثبات
و قیام نہین یہ خود بہی فنا ہوجاتی ہے اور اپنی
طالب کو بہی فانی کر دیتی ہے رباعی

حال دنیا سر بسر پرسیدم از فرزانہ گفت یا خوابست
یا باد است یا افسانہ۔ گفتم آنہا را چہ گوئی زانکہ
دل را بستہ اند۔ گفت یا مستند یا کورند یا دیوانہ

خواہش نفسانی و ارتکاب نواہی ایسی بری بلا ہے
جس مین انسان کو اپنا آغاز و انجام کچہ نہین سوجہتا
خدا سے دور نور ایمان کا فور ہوجاتا ہے نمرود
مردود پر یہ ہی آفت لائی فرعون بے عون نے
رود نیل مین اسی سے ڈبکی کہائی شداد بد نہاد
اسی سے برباد ہوا۔ اسی خواہش نفسانی سے قوم
لوط پر گذرا جو گذرا اسی ہوائے شیطانی سے امت

نوح کا بچا نہ رہا اسی نے قارون نامیمون کو ہلاک کیا
اسی نے جوزف ہامد کا قضیہ جگر پاک کیا وہ کون
ہے جسنے وساوس شیطانی کی تقلید کی اور گمراہ نہوا
وہ کون ہے جسنے طرق رحمانی کی تردید کی اور تباہ
نہوا۔ بیان عبرت زا ہے یہ داستان حیرت افزا
ہے ان وقایع گذشتہ و آیندہ پر نظر کرکے بندگان
خدا کو قہر خدا سے ڈرنا چاہیے مرنے سے پہلے مرنا چاہیے
موتوا قبل ان تموتوا یہ وقایع تو عجیب و غریب ہین
مگر عاقل ایسے خوش نصیب ہین کہ اونی وقوع وارادت
سے عبرت پذیر و پند گیر ہوتے ہین سہ مرد باید کہ گیرد
اندر گوش۔ در زبشت است پند بر دیوار۔

باین امید بالاجمال کچہ حال گم گشتگان بادیہ ضلال و
سرگشتگان وادی خیال کا ناظرین نصفت خصال و منصفین
صداقت مقال کو سنا تا ہون ہر بے شعور و ذی شعور
کو عبرت دلاتا ہون ایک صاحب ناکام بدخلق و بدکلام
جوزف ہامڈ نام برے اوباش اعلی درجہ کی عیاش
پاوریون مین خوش تماش تھے اگر آپ کو مثیل محمد
شاہ بادشاہ دہلی کہئے تو بجا ہے یا عدیل واجد علی
شاہ پادشاہ لکھنو پڑہے تو روا ہے تماشہ بینی
کا شوق عشق پریر ویون سے ذوق را بجہ سے
کئے درجہ فوق تہا فکر معاد سے غافل طلب حق سے
جاہل و عاطل جہان کوئی حسین مہ جبین فرنگ و چین
دیکہہ پاتے ایک نگاہ ناز مین یہ عاشق جانباز
اوسکے بندہ بے دام ہوجاتے بے ساختہ یہ شعر
زبان پر لاتے سہ دل و دین جان و ایمان ہی

جولینا بحر سنم لے لو - کردن گر عذر دینے مین تو تم مجھ
سے قسم لے لو - ارے حسن نوخیز عشق فتنہ انگیز ایسی
ہی بلا ہے اپنی خریدار کو بے دین و بے ایمان کر دیتا
ہے اس کثرت عیاشی و اوباشی و بدمعاشی کا نتیجہ
یہ ہوا کہ بموجب احکام حسن و عشق بدنظام دین اسلام
سے خارج ہوکر پادریون سے اصطباغ لیا پھر تو مزے
اور رہنے لگے حسن و عشق کی پیام چلنے لگے شب و روز
بلا حجاب ماہرویان بے نقاب کی ماتہ مین ماتہ رہتا
اپنا محبوب اپنے ساتہ رہتا لمولغہ نہ قاضی کا خطرہ نہ
ملا کا ڈر - حدود شرع سے ہوا بے خطر - سا توان روز
جو بڑی کوفت و سوز سے حاصل ہوتا تہا - اب کو بمبئی
نور روز جشن دل افروز تہا - ما اسیران ارنگ ہے کافر
فرنگ شدیم - گردش پیمانہا شد حلقۂ زنار ما -
چشم بیمار کا بیمار تو تہا ہی دفعتاً امراض خبیثہ و اسقام
کثیفہ مین گرفتار ہوا گرمی عشق نکلنے لگی قروح و جراحات
اندرونی و بیرونی سے دوچار ہوا چہانی جلنی لگی
افسوس اسپر بہی عبرت نہ ہوئی سہ عاشق روسے ترا
بد دین و بد ایمان چہ کار - سہ مرا باشد سر سودائے
این بازار ہا - اس مرض والون سے ہم نے بگوش خود
سنا ہے اکثر دن نے بعد گرفتاری عذاب یہ مصرعہ
پڑہتے ہے اور یہ کہکر اپنے دل کو دلاسا دیا ہے -
معیت کون جہلی میش تو ہم نے اٹہائے تہے - یہ تو
نہ ہوا کہ اپنی افعال بد سے اجتناب اور توبہ و استغفار
بجناب ملک الوہاب کرے ہان کیا - تو یہ کیا کہ یہ
نامراد اسی کرنتاد مین حیدرآباد سے وارد مدراس
ہوا اور مباحثہ بے اساس جامیان اسلام و اہل
معاد بنگلور سے کئے مہینے گذر رہے کہ شروع کر دیا -
چند در چند عذاب خرد ی خرید لیا آخر بڑی زک
اٹہائی اور عین مباحثہ مین بند ہوا - بالجملہ اپنی امراض
خبیثہ کا خفیہ و علانیہ ڈاکٹرون سے علاج معالجہ کرایا
لیکن بیسود - چاک کو تقدیر کی ممکن نہین کرنا رفو -
سوزن تدبیر ساری عمر گر سیتی رہی
کچہ بہی فائدہ نپایا آخر ۱۳ اپریل ۱۸۸۷ء کو رسی
حالت عقوبت پر صعوبت مین ملک الموت نے آہی دبایا
اور اوسکو اوسکی مقام خاص تک پہونچایا خدا اپنی
قہر و غضب سے سب کو محفوظ رکہے - ای مومنین بالیقین
و ای حضرات ناظرین تم کو شکر و سپاس اوس
واہب العطایا کا بے حد و قیاس کرنا واجبات سے
ہے لئن شکرتم لازیدنکم تمہاری لئے عطیہ اور عطیات
نامتناہی آلہی ہے یہ دولت تمہاری ہی نصیب
مین آئی ہے اور دین محمدی کی حقیت و صداقت
کی یہ عمدہ گواہی ہے کہ جو اشخاص ایسے ہولناک
و بے باکی بدکردار و بداطوار ہوتے ہین اون کو
خدائے جل و علا تمہاری جماعت بے ریا سے نکال
دیتا ہے تاکہ دین محمدی کو بدنام نکرین - فی الحقیقت
ایسے لوگون کا دین اسلام سے خارج ہونا مقام شکر و
سپاس ہے کہ روشنی مین ظلمت اور طہارت مین
خباثت و کثافت نہین ہوتی نور مین ظلمت کا ٹہہرنا
محال طہارت مین نجاست کا رہنا اشکال ہے الحمد للہ
فحمد للہ کہ ہماری مذہب طاہر و طیب ہے ایسی ایسی نجاست

دفع ہو کر جب مفاد کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ اپنی
جنسیت مین جاریتی ہین اور یہ دین وہی مطیب و مطہر
رہتا ہے۔ سو از دست و زبانی کہ برآید۔ گر عہدہ
شکرش بدرآید۔ اگر نظر تعمق و تطبیق سے ملاحظہ کرو
تو جتنی لوگ جامہ ارتداد پہنکر عیسائی ہوے ہین
ان مین سے ایک کو بھی برائے نام ستودہ و حمیدہ
انجام پاؤگے عجب تر یہ ہے کہ گناہ و عیوب لوگون
کی دوسرون کو نہین معلوم ہوا کرتی کیونکہ جو
شخص گناہ کرتا ہے وہ اوس کے اخفا مین بھی
ہمہ تن مصروف رہتا ہے بخلاف حسنات کی کہ اسکو
کوئی نہین چھپاتا علانیہ اور بعضے تو فخریہ کیا کرتی
ہین مگر ان مرتدین قدیم و جدید کی تمام افعال
بدایسی مشہور و زبان زد مخلوق ہوتی ہین کہ
حاجت بیان نہین اسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ
ان لوگون کی خفیہ سیئات کس درجہ تک ہونگے
باعث اس بدافعالی و سوء اعمالی کا وہی ہے
جو صدر مین لکھا گیا۔ نظر برین نظیر آپانچ سات کفار
مرتدین کا شمار کرتا ہون کہ ہماری برادران اہل
اسلام عبرت پذیر ہون۔ ایک ان مین سے پادری
کریم بخش جنہے ۱۴ سال تک انجیل کی منادی کی
اور پھر پادریون کی خوف اور دنیا کی بدنامی
سے اپنی دوسری بی بی کو بے جرم و خطا مار ڈالا
اور اخفا رکھا لیکن مثل مشہور ہے مصرعہ عیب
کرنیکو ہنر چاہتا ہے۔ پادری صاحب کو اس خون
ناحق نے نہ چھوڑا بعد ثبوت جرم گرفتار ہوے
اوسپر غیرت نے تقاضا کیا یا اپنی پھانسی پانے کا یقین
کلی ہوا تو حوالات مین زہر کھاکر مر گیا۔
دوسرے پادری رجب علی صاحب نیلگر جنہون نے
جالندہر کی بستہ برداری مین عدالت سے اسامپہ
سرکاری چوراے اور ان کے حروف دہو دہو کر
فروخت کرنے لگے مگر گرفتار ہوے اور سزا پاے
پھر یہ ہی حضرت ضلع شاہ پور کی سررشتہ تعلیم مین
جاکر نوکر ہوے وہان بھی نمکحرامی کی اور بموا خذہ
تغلب زر گرفتار ہوکر نوکری سے برخواست ہوے
پھر یہ ہی حضرت وہان سے چل کر ضلع جہنگ مین
باسامی لوکل فنڈ مامور ہوے جبلی عادت کہان
جائے یہان بھی آپ نے اکیسو چوالیس روپیہ اوزاے
بعد ثبوت جرم تین برس کی سخت قید اور دو سو
روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور بطور تمغہ نیکنامی بہ ضرب
بید چوتڑون پر کہائین تب سے بموجب اشتہار
گرنمنٹ پنجاب مطبوعہ ۱۸۶۱ء ہمیشہ سے
لئے مانع روزگار ہوگئے تب لاچار دین اسلام سے
بھی نکالے جاکر گلہ مسیح مین جسمین ایسون ہی کی بھرتی
ہوتی رہتی ہے داخل ہوگئے۔
تیسرے پادری عمادالدین صاحب باقرار خود و کزلی
بدمعاش جنہون نے پہلے میان اللہ داد خان صاحب
سے کہا کہ آؤ یار کہین دور جاکر کوئی بنا دین ایجاد
کرین جس سے بہت سا روپیہ ہاتھ آوے تم مرید ہم مرشد
بنین مگر جب کوئی تدبیر اوسکی راست نہ آئی تب
رسول شاہی فقیر بن بیٹھے قدح بنگ نوش کرنے

کچھ دن مین جیس رہنا آپکا چند سے دیثرہ رہا پانی
پت کی مجلس سماع مین ایک روز خوب ناچے کودے
کسی صاحب نے بعد مین جب دریافت کیا کہ پادری
صاحب پانی پت کی مجلس سماع مین آپ کی کیا حالت
تہی کہا وہ تو میری نری بدمعاشی تہی کہ پیٹ کی
خاطر کی تہی پھر یہ حضرت امرتسر تشریف لے گئے اور
وہان اصطباغ لیا یہ بہی حصول زر کی ایک حکمت تہی
کہ لاہور کا مشن چہوڑ اتنی دور امرتسر جاکر بپتسمہ
لیا کیونکہ امرتسر کی کلیسیا لاہور کی کلیسیا کی بہ نسبت
زیادہ مالدار ہے۔

چہتے پادری جی جیکب سنہ ۱۸۶۴ء مین جب مرے تو
بیس ہزار روپیہ نقد علاوہ اسباب کے ان کے پاس
سے نکلا یہ ہندوستانی پادری لاولد تہا۔ اللہ رے
دنیا طلبی۔

پانچوین پادری سوہن لال ولد پریم سکہ فتح گڈہ
کی معزز عیسائیون مین سے مقام رکہا ہین کہ فی الحقیقت
پادریون کا رکہا وہی ہے برا مالدار اور معزز عیسائی
تہا اپنی سالی یعنے رابرٹ صاحب کی بہو سے باتحقاق
حق ہمسائگی ساری دل سے پیار کرتا تہا چنانچہ شجر
محبت بار آور ہوا اور غور و پرداخت اس ثمر دوحۂ
محبت کی پادری صاحب کی نام لکہی گئی بڑے پادری
صاحب سے روبرو جو افسر تہے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو
اون حضرتنے اس مقدمہ کو ہفتہ آیندہ پر ملتوی
رکہا (شاید اس مہلت مین باعث بدنامی کے پادری
صاحب کو یہ سوجہی ہو) اور کہا دونون ہفتہ آیندہ مین رکہی سے نکالدیے
جاوین گے۔ سوہن لال نے یہ حکم سنکر خیال کیا کہ
اب فراق یار مین جینا دشوار ہوگا اس سے مرنا
بہتر ہے ؎

کہا مرنے تہوڑا زہر منگا تم اور کہین ہم اور کہین
کیا لطف ہے ایسے جینے کا تم اور کہین ہم اور کہین

پس گولی کہاکر مرگیا۔ کوئی ظریف جو اوسوقت
حاضر تہے کہنے لگے کہ گولی تو دوسرے ہی کی لگائی
تہی پر آپ ہی چت ہوگئے۔

چہٹے پادری گوردیال سنگہ ولد چوکہی لال ساکن
فرخ آباد نے چھتیس سال ہوئے کہ پادری اسکاٹ
صاحب سے اصطباغ لیا تہا شراب و بنگ و چرس و
چنڈو وغیرہ کا ایسا شوق رکہتے تہے کہ جہان
وعظ کہتے اسی مقام پر ان مسکرات کا بہی ورد
کرتے تہے اور اسی وجہ سے کئی جگہہ سے بہی نکال
گئے رنڈیون سے رات کو خوب قاروره شناسی
کرتے آخر اودی پور مین جو ملک راجپوتانہ مین
ہی ایک بیوہ برہمنی نوجوان سے بیٹی بناکر مدتون
زنا کیا پادریون کو خبر ہوی۔ واہ رے انصاف۔
بیوہ برہمنی کو نکلوادیا گوردیال سنگہ کو رہنے
دیا مگر ان کی ایسی لگی ہوی نہ تہی جو بجہے اسلئے
گوردیال سنگہ مذکور کچہ بہانہ کرکے وہین پوہنچے
جہان وہ برہمنی تہی بعد دریافت حال پادریون
نے گوردیال سنگہ کو بہی نکلوادیا چنانچہ اب ان
حضرت کو معہ برہمنی اجمیر شریف مین بتاتی ہین اسکا

مفصل حال منشور محمدی نمبر ۷ جلد ۱۳ مین دیکھو۔

سانوین پادری او ڈسیڈ صاحب نے بہ طمع دنیوی کسی یوروپین جنرل کی دختر کا نکاح مہاراجہ کپورتہلہ ہندو مذہب سے پڑھوا دیا۔

اور تین شخص کا ذکر پادری رجب علی صاحب نے اپنی اخبار سفیر ہند نمبر ۵ جلد ۲ مطبوعہ ۲۶ جون ۱۸۶۵ء مین بطور سوالات کیا ہے جن کو بجنسہ یہان نقل کرنا بہت ہی مناسب معلوم ہوا۔ اور وہ یہ ہے۔

سوال اول امرتسر مشن مین وہ کون کاٹے کسٹ جسنے کچہ روز ہوے بپتسمہ پاکر امرتسر چرچ اسکوں مین اغلام کا ارادہ کیا تہا اور اسکی پاکدامن بی بی کی عشقیہ چہیان ایک اخبار مین چہپنے والی ہین اور اب اسی شہر مین عیسائی بنا پہرتا ہے۔

سوال دوم چرچ مشن امرتسر کلیسیا کی اندر وہ کون عورت عیسائی ہے جو فتحگڑہ کی رہنے والی اور ایک کسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی سائیس کی بیٹی ہے اور جسکی کرتوتین یہان کی ہندو مسلمانون کو خوب معلوم ہین بلکہ اسکی خوبی و اخلاق کی بدولت جو غیر دن سے کرتی ہے ایک شوہر دار عورت نے خودکشی کا ارادہ کیا تہا۔

سوال سوم امرتسر کلیسیا مین وہ کونسا عیسائی ہے جو صدہا بدمعاملگیان کرکے آتشک کی بیماری مین پڑا ہے اور دیوث ہوکر اپنی جورو کی کمائی کہاتا ہے فقط سفیر ہند

انبیاء و عبرتاً دانا آدمی کے لئے ذکر ان گیارہ اشخاص کا کافی ہوگا اسی پر قیاس کرنا چاہیے یہ حال تو نئی متلاشیان حق کا ہے اب پرانے عیسائیون کا حال اختصاراً ہم پھر عرض کرتا ہون شمس الاخبار لکھنو نمبر ۲ جلد ۵ مطبوعہ ۵ ستمبر ۱۸۶۳ء مین لکھا ہے کہ اہل فرانس مین سے ۱۸۴۴ آدمیون نے صرف ایک ہی سال سے اندر اپنی منکوحہ بی بیون کو اسواسطے چھوڑ دیا کہ ان سے اولاد نہ ہوے اسی طرح ۱۶۲۴ آدمیون نے اسی قسم کی عذرات سے ترک کر دیا۔ افسوس صد ہزار افسوس کہ یہ لوگ جو پشتینی عیسائی ہین کیسے سخت دل اور زناکار لوگ ہین۔ فقط شمس الاخبار لکھنو۔

اور کتب تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر ممالک و بلاد مین جو بڑے بڑے معزز عیسائی کہلاتے تہے لامذہب اور معبود حقیقی کی جو ہر جگہ حاضر و موجود ہے منکر ہوگئے اور بائبل کو بہی جہوٹے قصے کہانی اور لاف و گزاف بتانے لگے چنانچہ اسوقت مین بہی ملک فرانس و جرمن و امریکہ و انگلنڈ خصوصاً لنڈن شہر مین ایسے لوگون کی جماعت لاکہون تک پہونچی ہوی ہے یہ سب نتائج اسی بداعمال و انکار ختم الرسالت و اقرارتین خدا کی سبب سے ہین پس ہمارے برادران اہل اسلام نیک انجام کو ان لوگون کی حال پر بچشم عبرت نظر کرکے متنبہ ہونا اور منہیات و سیئات سے احتراز کرنا اور دعا مانگنا چاہیے کہ ہمیشہ ہمکو صراط مستقیم و سنت ابراہیم و محبت مصطفوی علیہم الصلوٰۃ والتسلیم پر قایم رکہے اور

کی طرح ہمکو اپنی قہر مین گرفتار نہ کرے - اور ہمیشہ یاد اور دگار نفل سجدہ شکر بجا لانا چاہیے کہ جو لوگ مغضوب ومعتوب آلہی تہے اور برائے نام ہم مین شامل تہے ان کو خدا نے ہماری جماعت سے علیحدہ کر دیا اور انکی ادبار ونحوست سے ہم کو محفوظ رکہا یہ ہم پر خدا نے بہت احسان کیا فقط -

راقم اک نانگل کا سید - ۹ می سنہ ۱۸۸۴ء

اعلان ضروری

مین نے منشی صفدر علی صاحب عیسائی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہندارہ کا وہ اشتہار دیکہا جو اخبار نور افشان جلد ۱۲ نمبر ۱۹ مطبوعہ ۸ مئی سنہ ۱۸۸۴ء مین چہپا ہے اوسکا حاصل یہ ہے کہ سنہ ۱۸۶۷ء سے نیاز نامہ چہپکر شایع ہوا اور اب سترہ اٹہارہ برس سے مشتہر ہے اس عرصہ مین کچہ تو اسکی بابت مولوی لطاف حسین صاحب نے سنہ ۱۸۶۹ء مین خیر المواعظ مین کچہ لکہا تہا اور سنہ ۱۸۷۲ء مین مولوی ابو المنصور صاحب نے رقیمۃ الوداد لکہا اور حال مین سنا ہے کہ کانپور مین کسی صاحب نے کچہ لکہا ہے اور سید احمد خانصاحب بہادر کی تصانیف مین بہی اون باتون کی بابت کچہ مضامین پائی جاتی ہین انکی سوا اور کوئی تحریر نہین پائی جاتی ہے - جسمین نیاز نامہ کا جواب یا اوس کے کسی مطلب پر کچہ لکہا ہو ۱۶ برس اس انتظار مین گذرے اور اب آخر جون سنہ ۱۸۸۴ء تک اور منتظر ہون -

مین کہتا ہون کہ علاوہ اون تحریرون کی جس کا حوالہ بجا منشی صاحب دیتے ہین سنہ ۱۲۹۰ و سنہ ۱۲۹۱ و سنہ ۱۲۹۲ و نامراد ۱۳ ہجری مین اخبار منشور محمدی سے بہت پرچون مین نیاز نامہ سے بعض مطالب پر مفصل بحث کیگئی ہے خصوصا قرآن مجید کی جمع وترتیب اور جہاد کی مسئلہ پر تعجب ہے کہ وہ تحریر منشی صاحب کی نظر سے نہین گذری اور نہ اور کسی عیسائی نے ان کو اطلاع دی -

اب حال مین مین اک رسالہ آئینۂ اسلام ان کی خدمت مین بہیج چکا ہون جسکی رسید مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۸۴ء میرے پاس موجود ہے اس رسالہ مین بہت سے مضامین کا عمدہ طور سے جواب دیا گیا ہے باقی کامل جواب بہی عنقریب طبع ہونیوالا ہے اسکے علاوہ ناظرین نیاز نامہ کو یہ امر معلوم ہوگا کہ اس رسالہ مین دو طور سے اعتراض کیا گیا ہے ایک تو یہ کہ قرآن مجید باوجود مصدق ہونے کتب سابقہ کے عمدہ مطالب مین ان کے مخالف ہے دوسرے یہ کہ مخالفت کی بیان مین احکام اسلام پر کچہ حرف گیری بہی کی ہے ان دونون امرون کی نسبت مین اہل انصاف سے خدمت مین عرض کرتا ہون - پہلے امر سے نسبت یہ عرض ہے کہ متعدد کتابون مین اور کئی مرتبہ اخبار منشور محمدی مین یہ بات ثابت کی گئی کہ قرآن مجید اس تمام مجموعہ عہد عتیق وجدید کا مصدق نہین اور جن آیات سے منشی صاحب نے استدلال کیا تہا اون کے معنے مفصلا" بیان کئے گئے جن سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ منشی صاحب کا دعوے غلط ہے - پہر کیا یہ کل تحریر مین نیاز نامہ کے اصلی اعتراض کا کافی جواب نہین ہین ہر منصف یہی کہیگا کہ بیشک ہین پہر کیا وجہ ہے کہ منشی صاحب نے ۱۶ برس کے عرصہ مین کسی تحریر کا جواب نہین دیا

اور اپنے اعتراض کے جواب کا انتظار اب تک کر رہے ہین - دوسرے امر کے نسبت مین کہتا ہون کہ غالبًا کوئی اعتراض منشی صاحب کا ایسا نہ ہوگا جسکا جواب الزامی اور تحقیقی اظہار الحق اور ازالۃ الاوہام وغیرہما مین نہ ہو پھر کیا اہل حق کے نزدیک جواب کے لئے یہ ضرور تہا کہ ان کا دوبارہ جواب بنام نہاد جواب نیاز نامہ دیا جاے ہرگز نہین اور بالفرض اگر کسی جزئی امر کا جواب نہو تو صرف اوسکے جواب سے خواستگاری چاہتے تہے نہ کل کی - مجھے منشی صاحب کی دعوے حقانیت پر کمال تعجب ہے کہ اونہون نے ان تحریرون کا ملاحظہ نہین کیا جنمین یہ امر مفصّل ثابت کر دیا ہے کہ کتب مقدسہ سے تثلیث و انبیت کا ثبوت نہین ہوتا اسکی جواب مین منشی صاحب نے ایک حرف بہی نہین لکہا اور صرف یہ دعوے کر کے کہ یہ تعلیم صاف صاف کتب مقدسہ مین پائی جاتی ہے مخالفت ثابت کی ہے اب سولہ برس سے اسکی جواب کا انتظار کر رہے ہین - اہل حق فرمائین کہ یہ کیا بات ہے کیا وہ پہلی تحریرین جنمین اس تعلیم کی نفی کتب مقدسہ مین ثابت کی ہے اسکا جواب نہین ہین پہر اب انتظار سے کیا معنے ہین - منشی صاحب سے اس اشتہار سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ ان کل تحریرون کی نسبت جو ان سے ملاحظہ سے گذرے ہین کچہ تحریر کرینگے اسمین مجھے اسقدر کہنا ضرور ہے کہ مقتضاے حقانیت اور طلب تحقیق یہ ہے کہ اگر منشی صاحب کچہ لکہین تو ہر ایک تحریر کا علیحدہ علیحدہ کافی جواب تحریر فرمائین ایسا نہ ہو کہ جس طرح پادری عماد الدین صاحب نے عقوبۃ الغافلین اور تنزیہ الفرقان کا جواب دیا ہے اسی طرح منشی صاحب بہی ان تحریرون کا جواب دین کیونکہ واقع مین یہ کوئی جواب نہین ہین منشی صاحب ہی تنزیہ الفرقان کو سامنے رکہہ کر اوس ہدایۃ المسلمین کو ملاحظہ کرین جسکی غور تیز پادری صاحب نے تنزیہ الفرقان کی جواب کا دعوے کیا ہے۔

علاوہ اس سے مین اس امر کا خواستگار رہون کہ منشی صاحب نے جسقدر مباحث نیاز نامہ مین لکہے ہین اون مین سے ایک ایک بحث علیحدہ علیحدہ دل کہول کر گفتگو کیجئے اور یہ گفتگو خواہ خانگی طور سے تحریر ہو کر طبع ہو جایا کرے یا بغیر اس کے وہ بہی لکہہ کر کسی خاص پرچہ مین یا کسی اخبار مین طبع کرائین اور مین بہی اسی طرح کرون اور اگر دو منصف قرار دیدے جائین تو نہایت ہی انسب ہے - مین نے اس مضمون کا خط بہی ۲۴ رجب ۱۳۰۱ ہجری کو منشی صاحب کے پاس روانہ کیا ہے۔ راقم خاکسار

محمد علی کانپوری احاطہ کمال خان۔

بقیۂ سوالات

سوال ۳۶ - استثنا ۳۳ باب ۱ - اور یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا - فاران ہی کے پہاڑ سے اونپر جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیون کے ساتھ آیا اور اوس کے داہنے ہاتہ مین ایک آتشی شریعت

اون کے لئے تھی۔ تاریخ کلیسیا من حیث الابتدا صفحہ ۲۶۵ سے ۲۶۶ تک۔ جب سے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالت شروع کی دس بارہ برس ہی کی عرصہ مین اونکی پاس تین سو آدمی جمع ہو گئے اور چند ہی سال بعد اونہون نے دس ہزار سپاہیون کا لشکر لیکر آپ نے شہر مکہ پر چڑھائی کی۔

حبقوق ۳ باب ۲ ای خداوند تو برسون کے درمیان اپنی کام کو نئی سر سے رونق بخش برسون کے درمیان اوسے شہرت دے قہر کے درمیان رحم کو یاد کر۔ ۳۔ خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا سلاہ اوسکی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اوسکی حمد سے معمور ہوی۔

اس مقام پر عموماً حضرات موسیٰ و عیسیٰ و حضرت ختم الانبیا احمد مصطفےٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی مبعوث من اللہ ہونے کی خبر و تصدیق ہے اور اس وضاحت کے ساتھ ہر مرسلین علیہم السلام کا نشان دیا گیا ہے کہ تفصیل و تاویل کی ذرا بھی حاجت نہین۔ یعنے سینا سے مراد طور سینا یا طور سینین ہے جہان حضرت موسیٰ خدا جل وعلا سے ہم کلام ہوے اور جس جگہ الواح توریت اپ کو ملین۔ ایسے ہی سعیر سے ارض جلیل مسکن عیسیٰ علیہ السلام مراد ہے اور یہان حضرت عیسیٰ کو انجیل وحی کی طور سے ملی تھی اور ان دونون باتون مین تمام عیسائی بجا متفق ہین کہ خدا کی طور سینا و ارض جلیل پر جلوہ گر تا مراد سے مراد بعثت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام۔ اور انزال توریت و انجیل ہے تو اب ہمارا سوال ہے کہ جبکہ ہر دو جا مذکورۃ الصدر سے خدا کی جلوہ گری سے موسیٰ و عیسیٰ کا معہ توریت و انجیل کے خدا کے طرف سے ہونا تسلیم کر لیا گیا تو اب فاران پر جو خدا جلوہ گر ہوا اس سے ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہ لینا سراسر تعصب و عناد اور صریح ظلم و ستم ہے اب ہم کو فاران کی تصریح بھی کرنی ضروریات سے ہے کہ فاران وہ مقام ہے جس جگہ حضرت پیغمبر خدا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدا علیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو معہ اون کے والدہ ہاجرہ مقدسہ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام چھوڑ آئے تھے اور بیر سبع جس کو اب چاہ زمزم کہتے ہین اسی خصوصیت کی وجہ سے متبرک و مقام مقدس ہے۔ فاران لغت عبرانی ہے عربی مین جبال بنی ہاشم مشہور ہے یہ فاران کئی پہاڑیون کا نام ہے منجملہ اون سے ایک کوہ ابو قبیس ہے جسکی دامن ہی مین مکہ معظمہ آباد ہے اوس سے مقابل مین ایک اور پہاڑ ہے اور اسکی شرقی جانب مین شعب ابو طالب ہے یہان اپ کا مولد شریف مشہور ہے۔ بیت

ان نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃً فیہا النبی المحترم

المولفہ ای باد صبا بگوی بیثرب ۔ پہونچا دے تو ہی غبار میرا۔ پس جبکہ یہ امر دلنشین ہو گیا کہ فاران مکہ کی طرف منسوب ہے، تو اب جس قرینہ سے اس خدا کی جلوہ گری مین دانستہ موسوی و عیسوی کو قبول کر لیا ہے۔ باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔